رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور - پاکستان

یوم پنجشنبہ

محمد اسمٰعیل کاتب

جلد ۲ | یکم وفا ۱۳۲۷ ہش | ۲۲ شعبان ۱۳۶۷ ھ | یکم جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۴۷

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی "	۱۱ "
سہ ماہی "	۶ "
ماہوار "	۲½ "

قیمت فی پرچہ

ڈیڑھ آنہ

مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مجاہد ہالینڈ کیلئے

درخواست دعا

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب کا اپریشن کامیابی کیساتھ سرانجام پاگیا ہے۔ اور آپ صحت میں معتدبہ ترقی کر رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

پونچھ کے جنوب میں ایک وادی پر آزاد فوج کا مکمل قبضہ

ہندوستانی فوجوں کو وادی خالی کرنے پر مجبور کر دیا گیا

تراڑکھل ۳۰ جون - آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ آزاد فوجوں نے پونچھ کے جنوب میں مندر کی وادی کو ہندوستانی فوجوں سے ... کیا ہے۔ اور اب تمام وادی مکمل طور پر آزاد فوج کے قبضہ میں ہے۔ دوسرے محاذوں پر بھی ہندوستانی فوجوں کو کئی اہم چوکیوں سے نکال دیا گیا۔ آج پھر ہندوستانی فوجوں نے پونچھ میں گھری ہوئی فوج سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا۔ اوڑی کے علاقے میں ہندوستانی سپاہیوں نے سرگرمی دکھائی۔ لیکن آزاد فوج کے گشتی دستوں نے موقع پر پہنچکر انہیں مار بھگایا۔ اور بہت سے اسلحہ پر قبضہ کر لیا۔

آج قائداعظم سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح کریں گے

کراچی ۳۰ جون - کل قائداعظم سٹیٹ بنک آف پاکستان کا افتتاح فرمائیں گے۔ اور کل سے ہی یہ نیا بنک ان تمام کاموں کی ذمہ داری سنبھال لیگا جو آجتک ریزرو بنک آف انڈیا سرانجام دیتا رہا ہے۔ لیکن ہندوستانی نوٹ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء تک اور ہندوستانی سکے ۳۰ مارچ ۱۹۴۹ء تک جاری رہیں گے

اتحادی ثالث کی تجاویز عربوں کے نزدیک قابل قبول نہیں ہیں؟

ریاض ۳۰ جون - شرق اردن کے شاہ عبداللہ جو شاہ ابن سعود سے مشورہ کرنے کے لئے کل ریاض پہنچے تھے - امید ہے آج بغداد روانہ ہو جائیں گے - اتحادی ثالث کاؤنٹ برناڈوٹ نے فلسطین میں مستقل صلح کے لئے جو تجاویز عربوں اور یہودیوں کو ارسال کی ہیں - ان کا جواب تیار کرنے کے لئے عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس کل رات قاہرہ میں ہوا - کمیٹی آج رات بھی ان تجاویز پر غور کرے گی۔ قاہرہ کے اخباری نمائندوں کا کہنا ہے کہ ان تجاویز کے متعلق عرب حلقوں کا ردِ عمل اچھا نہیں ہے، اگر مستقل مصالحت کی تجاویز میں یہ شرط رکھی گئی - کہ فلسطین کے کسی نہ کسی علاقے میں یہودیوں کی حکومت بھی قائم رہیگی تو عرب ان تجاویز کو ہرگز قبول نہ کرینگے - یہ اب تک نہیں معلوم ہو سکا کہ ان تجاویز کے متعلق یہودیوں کا ردِ عمل کیا ہے - یہودی نمائندے تل ابیب میں آج رات ان تجاویز پر غور کر رہے ہیں

آزاد اور زندہ قومیں سینے کے ناسوروں کو اسوقت تک محفوظ رکھتی ہیں جب تک انکا دائمی مداوا نہ ہو جائے (دستی)

نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

لاہور ۳۰ جون

اسلامیہ کالج حبیبیہ ہال میں کنووکیشن کے موقع پر نونہالانِ وطن سے خطاب کرتے ہوئے ہمارے وزیر صحت سردار عبدالحمید دستی نے فرمایا معصوموں اور بے گناہوں کے قتل اور بہنوں اور بیٹیوں کی مفارقت کے داغ اب ناسور بن چکے ہیں۔ وطن کے نونہالو! ان ناسوروں کو دنیا داری کی آلودگیوں سے مٹا نہ لینا - یہ مشکل وقت میں تمہارے کام آئیں گے اور قندیل راہ کا کام دینگے - غلام قومیں اپنی جدوجہد کے نقوش کو کشکول بنا کر اغراض پورا کرنے کا آلہ بنا لیا کرتی ہیں لیکن تم ایسا نہ کرنا - ورنہ تمہاری آئندہ منزل تیرہ و تار ہو جائے گی - کالج کے سٹاف کی غیر معمولی محنت، طلبہ کی سیاسی اور علمی سرگرمیوں کے بہتر نتائج اور کھیلوں میں تفوق پر منتظمین و اساتذہ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرنے کے بعد سردار صاحب نے فرمایا - میرے عزیزو! تم بنیادیں کھود چکے تم نے یقیناً ایک بڑی مشکل حل کر لی - لیکن اب تعمیر کا وقت ہے - تعمیر کا وقت مال غنیمت بانٹنے کا نہیں - ان بنیادوں پر عمارت کھڑی کرنے کا ہوتا ہے جو پہلے کام سے بدرجہا مشکل ہوتا ہے - بنیادیں کھودتے وقت ہر کوئی کسی نہ کسی کام آجایا کرتا ہے لیکن عمارت استوار کرتے وقت تو معمار ملت ایک ایک اینٹ کو دس دس دفعہ دیکھتا ہے - خدا ایسا نہ کرے کہ تم میں سے کوئی بھی اس نئی جدوجہد میں پیچھے رہ جائے - آپ نے کہا جو کام ہم نہیں کر سکے وہ آپ نے کرنے ہیں - کھوئی ہوئی بہنوں کو حاصل کرنا - احیائے ملت کے بعد ملک کی عمارت کو سربلند کرنا اب آپکے ذمہ ہے - یاد رکھو زندہ اور آزاد قومیں سینے کے ان داغوں اور ناسوروں کو اسوقت تک محفوظ رکھا کرتی ہیں جب تک انکا دائمی مداوا نہ ہو سکے -

سٹی مسلم لیگ سکھر کی

سندھی عوام سے اپیل

سکھر ۳۰ جون - سکھر سٹی مسلم لیگ نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں سندھ کے باشندوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ سندھ سے کراچی کی علیحدگی کے بارے میں قائداعظم کا مشورہ مان لیں - اور اس سلسلے میں براہ راست کوئی عملی کارروائی نہ کریں - کیونکہ موجودہ نازک دور میں اس قسم کا اقدام پاکستان اور سندھ کے لئے سخت نقصان دہ ثابت ہوگا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی-اے-ایل-ایل-بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی-اے ایل-ایل-بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے

زندگی

از غلام مرتضیٰ صاحب کری سندھ

قرآنِ کریم نے انسانی زندگی کے دینی۔ دنیاوی اور اُخروی تمام پہلوؤں پر پورے طور سے روشنی ڈالی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلیس اور عام فہم زبان میں ان قرآنی علوم کو واضح کیا ہے اب اس کے بعد جو شخص بھی اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالے گا وہ مندرجہ بالا خزائن سے لیکر ہی کچھ پیش کر سکتا ہے۔

انسانی زندگی دو قسم کی ہے۔ ایک انفرادی اور دوسری قومی۔ اس قومی زندگی کا انحصار افراد کی زندگی پر ہے یعنی قوم افراد کی وجہ سے ترقی اور تنزل کی طرف جاتی ہے جس قوم کے افراد غور اور تدبر سے کام لیکر زندگی کے نصب العین کی طرف محنت اور کوشش سے ترقی کی منازل طے کرتے ہیں وہ قوم کامیاب ہو جاتی ہے

انسانی زندگی کا مقصد اور نصب العین اللہ تعالیٰ کا عبد بننا نیز اللہ تعالیٰ کے حسن اور احسان کا عرفان حاصل کر کے اسکی محد کرنا ہے ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے شریعت حقہ اسلام نے جو اصول مقرر کئے ہیں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔ قرآنی شریعت انسان پر کوئی بوجھ نہیں ہے بلکہ فطرتِ انسانی میں وہ تمام باتیں پہلے موجود ہیں قرآنی شریعت ان کی یاد دہانی کراتی ہے اور انسان کو میدانِ عمل میں لاکر ان فطری طاقتوں کو ابھارتی ہے۔

انسان جو بھی عمل کرتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں قدرت ایک نقش انسان کے قلب میں پیدا کر دیتی ہے نیک عمل کے نتیجہ میں قلب پر نیکی کا نقش پیدا ہو جاتا ہے اور بد عمل کے نتیجہ میں بدی کا نقش پیدا ہو جاتا ہے انسان فطرتاً نیک ہے مگر بداعمالیوں کی کثرت سے بدنقوش قلب میں سیاہی پیدا کر دیتے ہیں جن کی وجہ سے فطرت کی پاکیزگی اور نیکی جو اس کی اصلیت ہے دب جاتی ہے۔ پھر انسان بدی کو بدی محسوس ہی نہیں کرتا۔ یہ اس کی روحانی موت ہوتی ہے یعنی اپنی زندگی کے نصب العین سے بھٹک کر قعرِ مذلت میں گر جاتا ہے اور نفس جو کہ ناقۃ اللہ ہے کی ٹانگیں کاٹ ڈالتا ہے پھر وہ ناقہ اپنے گھاٹ پر پانی نہیں پی سکتی۔

نیک اعمال کے نتیجہ میں نیکی کے نقوش قلب پر پیدا ہوتے رہتے ہیں اور روح کا نورانی جسم بنتا رہتا ہے۔ آخر ایک حد پر جاکر اس نور کا بالائی نور سے اتصال ہو جاتا ہے اور انسان حقیقت میں زندگی کو پالیتا ہے اس زندگی میں روح پانی کی طرح اپنے معبودِ حقیقی کی طرف بہتی چلی جاتی ہے۔ اس کے متعلق حضرت امام زماں جری اللہ فی حلل الانبیاء قرآن مجید سے استنباط کر کے یوں فرماتے ہیں:-

"اسلام کیا چیز ہے وہی جلتی ہوئی آگ جو ہماری سفلی زندگی کو بھسم کر کے اور ہمارے باطل معبودوں کو جلا کر پیچھے اور پاک معبود کے آگے ہماری جان اور ہمارے مال اور ہماری آبرو کی قربانی پیش کرتی ہے ایسے چشمہ میں داخل ہو کر ہم ایک نئی زندگی کا پانی پیتے ہیں اور ہماری تمام روحانی قوتیں خدا سے یوں پیوند پکڑتی ہیں۔ جیسا کہ ایک رشتہ دوسرے رشتہ سے پیوند کیا جاتا ہے۔ بجلی کی آگ کی طرح ایک آگ ہمارے اندر سے نکلتی ہے۔ اور ایک آگ اوپر سے ہم پر اُترتی ہے۔ ان دونوں شعلوں کے ملنے سے ہماری تمام ہوا و ہوس اور غیر اللہ کی محبت بھسم ہو جاتی ہے اور ہم اپنی پہلی زندگی سے مر جاتے ہیں اس حالت کا نام قرآن شریف کی رو سے اسلام ہے۔ اسلام سے ہمارے نفسانی جذبات کو موت آتی ہے اور پھر دعا سے ہم از سرِ نو زندہ ہوتے ہیں۔ اس دوسری زندگی کیلئے الہام الٰہی ہونا ضروری ہے۔ اس مرتبہ پر پہنچنے کا نام لقاء الٰہی ہے یعنی خدا کا دیدار اور خدا کا درشن اس درجہ پر پہنچ کر انسان کو خدا سے وہ اتصال ہوتا ہے کہ گویا وہ اس کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کو قوت دی جاتی ہے۔ اور اس کے تمام حواس اور تمام اندرونی قوتیں روشن کی جاتی ہیں اور پاک زندگی کی کشش بڑے زور سے شروع ہو جاتی ہے۔ اس درجہ پر آکر خدا انسان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ بولتا ہے۔ اور ہاتھ ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ حملہ کرتا ہے۔ اور کان ہو جاتا ہے جس کے ساتھ وہ سنتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ...)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

تم مدبّر ہو کہ جرنیل ہو یا عالم ہو
ہم نہ خوش ہونگے کبھی تم سے اگر اسلام نہ ہو

پس اسلام ہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان تباہی سے بچ سکتا ہے۔ جونہی انسان اس شمع کی روشنی کو چھوڑ کر باہر قدم رکھتا ہے شیطان اور دجالی بلائیں جو ہر وقت منہ کھولے بیٹھی ہیں انسان کو تباہ کر دیتی ہیں۔

انسان کے لئے سب سے بڑا سم قاتل تکبّر ہے اس کا ذکر اصولی طور پر قرآن کریم میں تخلیقِ آدم کے واقعہ کے ساتھ کیا گیا ہے ابلیس کہتا ہے کہ میں آدم کو سجدہ کس طرح کروں۔ اس کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے۔ . . . .

. . . . اور مجھے آگ سے میں اس سے بہتر ہوں۔ پس اس نے تکبر کیا اور وہ کافر ہو گیا۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے انسانی دو قسم کی طبیعتوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک وہ طبیعت جو مٹی کی طرح فروتنی سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے ڈال دیتی ہے۔ اس میں رحمت کی بارش سے روحانی پودے اگتے ہیں پھر ان اشجار کو بڑے بڑے شیریں پھل لگتے ہیں مگر آتشی طبیعت جس میں تکبر سمایا ہوا ہوتا ہے اور اپنی طبیعت کے خلاف کوئی بات برداشت ہی نہیں کر سکتی اس میں روحانی بیج اُگ ہی نہیں سکتا۔ جب اس میں گرتا ہے۔ بجائے اُگنے کے جل جاتا ہے۔ جن انعامات کا وارث بنانے کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے تکبر کی وجہ سے ان انعاموں سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسلئے ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور اسکی اصلاح کی کوشش میں لگا رہے۔ ٹھنڈے دل سے ہر بات پر غور کرنے کی عادت ڈالے خود بینی اور تکبر کو پاس نہ آنے دے۔ فرماتے ہیں:-

ہمیشہ نفسِ امارہ کی باگیں تھام کر رکھیو
گرا دیگا یہ سرکش ورنہ تم کو بیج پا ہو کر

ایمان کی مثال اللہ تعالیٰ نے باغ سے دی ہے یہ باغ اسی صورت میں سرسبز رہ سکتا ہے جب اس کو نیک اعمال کا پانی ملتا رہے اس دنیا کا نام عالم کسب ہے۔ موت کے بعد عملی زندگی ختم ہو جاتی ہے اور اس زندگی کے اعمال جسمانی شکل میں متمثل ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اس دُنیا میں ایک عمر دی جاتی ہے اور میدانِ عمل میں اس کو ڈالا جاتا ہے۔ اور اس میدان میں انسان کو اصلی زندگی حاصل ہوتی ہے اس میدانِ عمل میں آج جماعتِ احمدیہ کو بہترین موقع حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امام دیا ہے جو قدم قدم پر رہنمائی کرتا ہے اور جماعت کی قوتِ عملیہ ہر موقع پر مناسب قربانیوں کی تحریکوں سے تیز کرتا ہے۔ خلیفہ وقت کی فرمانبرداری رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری ہے اور رسولِ کریم کی فرمانبرداری ہے اور رسولِ کریم کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہے بندے کا کام فرمانبرداری کرنا ہے اُسے ثواب فرمانبرداری کا ملے گا۔ اس کے نتائج خواہ اس دنیا میں ظاہر ہوں یا اگلی دنیا میں۔ انسان کو سبق دینے کیلئے نظامِ عالم کا صحیفہ قدرت ہر وقت اس کے سامنے کھلا ہے۔ اگر یہ بغور دیکھے تو ہر چیز میں اس کے لئے سبق ہے۔ زمین۔ آسمان۔ سورج چاند اور ستارے۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہر وقت کیسے مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ انسان کا معراجِ زندگی بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور مخلوق خدا کی خدمت کو اپنا فرض قرار دے لے اور رات دن اجرامِ عالم کی طرح اس کے لئے کوشاں رہے افراد کی یہ زندگی قوم اور جماعت کی زندگی ہوگی اور جماعت اس زندگی کے ذریعہ تمام دُنیا پر غلبہ حاصل کریگی۔ اور کوئی بڑی سے بڑی روک بھی جماعت کی ترقی میں رُکاوٹ پیدا نہ کر سکیگی اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

الفضل ما شہدت بہ الاعداء
پادری ایچ کریمر کے تاثرات

جماعت احمدیہ میں نئی زندگی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور اس لحاظ سے یہ جماعت قابل توجہ ہے یہ لوگ اپنی تمام توجہ اور طاقت تبلیغ اسلام پر خرچ کر رہے ہیں اور سیاست میں حصہ نہیں لیتے ان کا عقیدہ ہے کہ انسان جس حکومت کے ماتحت ہو۔ اسکے وفادار رہے۔ اور وہ صرف اس بات کی پرواہ کرتے ہیں۔ کہ کونسی حکومت کے ماتحت ان کو تبلیغ اسلام کے مواقع اور سہولتیں حاصل ہیں۔ اور وہ اسلام کو ایک مذہبی گروہ یا سیاسی نقطہ نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ اس کو محض صداقت اور خاص حق سمجھ کر تبلیغ کے لئے کوشاں ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جماعت فی زمانہ مسلمانوں کی عجیب جماعت ہے۔ اور مسلمانوں میں صرف یہی ایک جماعت ہے جس کا واحد مقصد صرف تبلیغ اسلام ہے۔ ان لوگوں میں قربانی کی روح اور تبلیغ اسلام کا جوش اور اسلام کے لئے سچی محبت کو دیکھ کر بے تحاشا صدا آفرین نکلتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایک زبردست شخصیت کے آدمی تھے۔ میں جب قادیان گیا تو میں نے دیکھا کہ وہاں لوگ اسلام کے لئے جوش اور اسلام کی آئندہ کامیابی کی امیدوں سے سرشار ہیں اپنے آپکو وہ غریبانہ طور پر پیغام پہنچانے والے نہیں سمجھتے۔ بلکہ ان کو اس بات پر ناز ہے کہ وہ دنیا میں اس قدر اندھے اور مجنون ہو رہے ہیں کہ جس قدر انسانی قلب کے لئے ممکن ہو سکتا ہے۔ (مسلم ورلڈ اپریل ۱۹۳۱ء)

روزنامہ الفضل
یکم جولائی ۱۹۴۸ء

یا ایھا الذین آمنوا

پاکستان کے مسلمانوں کے سامنے آجکل جو سب سے اہم سوال درپیش ہے۔ وہ یہ ہے کہ یہاں اسلامی نظام ہو کہ نہ ہو۔ ایک گروہ مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ جلد از جلد حکومت اعلان کرے۔ کہ پاکستان کا نظام حکومت اسلامی شریعت کے اصولوں پر بنایا جائیگا۔ کیونکہ پاکستان کے تمام مسلمان یہی چاہتے ہیں۔ اس گروہ کو شکایت ہے۔ کہ ارباب حکومت کسی ڈھب پر آتے ہی نہیں اور طرح طرح کے عذر تراش کر مطالبہ کو ٹال رہے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس وقت اس سوال کو اٹھانا ٹھیک نہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ شریعت دنے کے لئے ماحول تیار نہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ کہ اچھا بتاؤ شریعت ہے کیا؟ کوئی کچھ عذر پیش کرتا ہے۔ اور کوئی کچھ اور۔ ایک عذر یہ بھی ہے کہ اسلامی نظام کے حامی اسلامی نظام مرتب کر کے دستور ساز اسمبلی میں پیش کیوں نہیں کرتے گویا اب سوال صرف پیش کرنے کا ہے۔ لیکن مطالبہ والے اس کا جواب حسب ذیل دیتے ہیں:۔

"اسلامی نظام کے مطالبے کی مخالفت کی مہم میں جو نیا ہتھیار ایجاد کیا گیا ہے۔ اور جسے بزعم خویش ایٹم بم تصور کیا جا رہا ہے۔ یہ ہے کہ اسلامی نظام کے حامی دستور ساز اسمبلی کی خدمت میں اسلامی حکومت کا دستور مرتب کر کے پیش کیوں نہیں کرتے۔ لیکن اس سے قطع نظر کہ یہ مطالبہ فی نفسہ غلط ہے اور ملکوں کے دستور باہر کی جماعتوں کی طرف سے پیش نہیں کئے جایا کرتے بلکہ خود دستور ساز اسمبلیاں جو اسی غرض سے بنتی ہیں۔ ان کو مرتب کر دیا کرتی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کس دستور ساز اسمبلی کے سامنے اسلامی دستور مرتب کر کے پیش کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟

— اس دستور ساز اسمبلی کے سامنے جس نے ۱۰ اگست ۱۹۴۷ء سے ۱۸ مئی ۱۹۴۸ء تک صرف ۹ دن اجلاس منعقد کئے۔ اور ان میں بھی بجز ابتدائی اور ضمنی امور پر بحث کرنے اور تقریریں کرنے کے اور کچھ نہیں کیا۔ کیا یہی مردان کار ہیں۔ جنکو اسلامی دستور کی منظوری کا حق دینا منظور ہے۔ جو لوگ ایک دنیوی اور لادینی قسم کا دستور بھی ایک سال میں نہیں بنا سکے۔ کیا وہ اسلامی دستور کے حسن و قبح کا فیصلہ کریں گے۔" کوثر ۲۸ جون ۱۹۴۸ء

اس کا مطلب یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والوں کا کام تو صرف مطالبہ کرنا ہے۔ اور بس۔ باقی کام دستور ساز اسمبلی خود کرے۔ اور یہ بھی واجبی بات مشکل یہ ہے۔ کہ ابھی تک دستور ساز اسمبلی کے کسی ممبر کا رجحان ادھر نہیں ہے۔ یہ ہے اس ملک کی دستور ساز اسمبلی جس میں سو فیصدی مسلمان بستے ہیں۔ اور جو سو فیصدی اسلامی شریعت کے نفاذ کے حامی ہیں۔ آخر یہ کیا تماشہ ہے؟ مطالبہ کرنے والوں کی یہ دلیل کہ سارے کا سارا پاکستان شریعت کے نفاذ کا حامی ہے۔ اس حقیقت سے کہاں تک تقویت حاصل کرتی ہے ہماری سمجھ میں نہیں آیا۔

لطف یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والے کہتے ہیں یہ ہمارا کام نہیں یہ دستور ساز اسمبلی کا کام ہے وہ بنائے اور ارباب حل و عقد الٹا یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ مطالبہ کرنے والے بنائیں۔ ہمیں کیا پڑی ہے کہ یہ دردسر مول لیں۔ پھر یہ بات بھی کتنی عجیب ہے۔ کہ شریعت کا مطالبہ کرنے والے ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ موجودہ دستور ساز اسمبلی کی قابلیت ہی کیا ہے۔ کہ وہ دستور اسلامی بنا لے۔ نہ وہ کریں۔ نہ وہ کریں تو آخر کرے کون؟ کتنی مشکل ہے؟ ملک سو فیصدی مسلمان شریعت اسلامی کا مطالبہ کرنے والے مسلمان۔ دستور ساز اسمبلی کے ممبر مسلمان۔ لیکن حال یہ ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ آخر یہ معمہ کس طرح حل ہوگا؟ یہ صورت کیوں ہے؟ کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے؟ بات یہ ہے کہ شریعت کا مطالبہ کرنے والے کہتے ہیں۔ کہ ہم سچے مسلمان تب بنیں گے جب حکومت ہم کو بنائیگی۔ اس سے پہلے نہیں۔ حکومت میں بڑی طاقت ہوتی ہے۔ وہ قانون پاس کریگی تو شرابی شراب پینا چھوڑ دینگے۔ وہ قانون پاس کریگی تو لوگ زکوٰۃ دیں گے۔ الغرض وہ قانون پاس کرے گی تو شریعت کے اوامر و نواہی پر عمل ہوگا ورنہ نہیں یعنی پاکستان کے سو فیصدی مسلمان جو شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں کی پشت پناہ ہیں بغیر ڈنڈے کے شریعت پر عمل نہیں کریں گے۔ یہ ہے مطالبہ کرنے والے مصلحین کی دلیل۔ وہ کہتے ہیں کہ حقیقی دقت یہی ہے کہ مسلمان ہیں تو مسلمان مگر بغیر حکومت کے خوف کے مسلمان نہیں بن سکتے۔

دراصل یہ مصلحین سمجھے ہیں۔ ان کے ذہن میں شریعت اسلامیہ کا مفہوم بس اتنا ہے کہ شریعت بھی ایک تعزیرات ہند کی قسم کا ہی قانون ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ تعزیرات ہند لارڈ میکالے نے بنائی ہے۔ اور مسلمان کے اعتقاد کے مطابق شریعت اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔ جس طرح اب لارڈ میکالے کو تعزیرات ہند سے کوئی تعلق واسطہ نہیں رہا۔ اسی طرح شریعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ابھی کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ چونکہ لارڈ میکالے کی تعزیرات پہلے حکومت نے نافذ کی تھی۔ اسی طرح اب شریعت بھی پہلے حکومت ہی نافذ کرے۔ خوف خدا نہیں بلکہ خوف حکومت کی ضرورت ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قانون اور شریعت اسلامیہ میں بنیادی فرق ہے۔ انسانی قانون صرف ملک کے ظاہری انتظام تک محدود ہوتا ہے۔ اس کو انسان کے باطن اور حقیقی اخلاق سے تعلق نہیں ہوتا۔ انسان کا بنایا ہوا قانون سرقہ کی اس لئے سزا دیتا ہے۔ کہ سرقہ کرنے والا دل میں چاہے کچھ اعتقاد رکھے۔ مگر عملاً سرقہ نہ کرے۔ جس سے سوسائٹی میں بدنظمی پیدا ہو۔ اسلامی شریعت میں جو سزائیں مقرر ہیں۔ وہ اس لئے ہیں کہ انسان دل میں بھی سرقہ کو برا سمجھنے لگے اور محض سزا کے خوف سے سرقہ کرنے سے پرہیز نہ کرے۔ بلکہ دل سے مانے کہ سرقہ کرنے سے انسان کی انسانیت گر جاتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور باریابی کے قابل نہیں رہتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی شریعت کا انحصار اس اصل پر ہے کہ حقیقی بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ انسان جو شریعت پر عمل کرنے کا اقرار کرتا ہے۔ وہ یہ اقرار کرتا ہے کہ اس کے افعال نہ صرف دنیوی حکام کی نظر میں مستحسن سمجھے جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ان کو پسند فرمائے۔ شریعت کا یہی خاصہ تھا۔ جس نے عربوں جیسی جرائم پیشہ قوم کو نہ صرف جرائم کے ارتکاب سے نفور بنا دیا بلکہ ایسے اعلےٰ اخلاق سے مزین کر دیا۔ کہ ان کے دشمن بھی ان کے اخلاق کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے۔ الغرض اسلامی شریعت دنیاوی قانون کے برعکس جہاں ظاہری نقطہ نظر سے سوسائٹی میں توازن قائم کرتی ہے۔ وہاں انسان کے باطن کو بھی سنوارتی ہے۔ لیکن دنیاوی قانون چونکہ ظاہر انتظام تک محدود ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ صرف سزا سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ان کو یقین ہو جائے کہ وہ ایسے طریقہ سے سرقہ کر سکیں گے۔ کہ ملکی قانون ان کو سزا نہ دے سکے۔ تو وہ سرقہ کرنے سے احتراز نہیں کرینگے

اسی طرح آہستہ آہستہ ان کا ضمیر مر جاتا ہے۔ اور انسانی اخلاق کی بنیادیں سوسائٹی سے اکھڑ جاتی ہیں اس لئے جو لوگ اسلامی شریعت کو بھی اسی نقطہ نظر سے دیکھتے ہیں۔ کہ حکومت کی طرف سے اس کے نفاذ سے لوگ سچے مسلمان بن جائینگے۔ وہ سخت غلطی پر ہیں۔ جس طرح دنیاوی قانون سوسائٹی میں ایک ظاہری توازن تو کسی حد تک قائم رکھتا ہے۔ لیکن جرائم کا حقیقی انسداد نہیں کر سکتا۔ اور لوگوں کو فریب اور مکر سے قانونی گرفت سے بچنے میں طاق کر دیتا ہے۔ اسی طرح ڈر ہے کہ اگر شریعت کا نفاذ بھی اسی محدود نقطہ نظر کے ساتھ کیا گیا۔ تو عوام اس میں بھی "باب الحیل" کی قسم کے پہلو ایجاد کر لیں گے۔ جو متاخرین کے لئے ایک دلچسپ کھیل بن گیا تھا۔

اس لئے ہم ان دوستوں سے جو دل سے پاکستان کو ایک اسلامی ملک دیکھنے کے حامی ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ یہاں اسلامی شریعت پر نظام مرتب کیا جائے۔ ان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو بھی پورے مفہوم کے ساتھ شریعت کے سانچے میں ڈھالیں۔ اور دوسروں کی زندگیوں میں بھی اسلامی انقلاب پیدا کرنے کی سعی فرمائیں۔ چونکہ یہاں ابھی یہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ یہ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں اور ارباب حکومت باہمی تفہیم نہیں ہوتی۔ اگر مطالبہ کرنے والوں اور ان کے حامیوں کی زندگی پر صبغۃ اللہ چھایا ہوا ہے۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پھر دنیا میں کونسی طاقت اسلامی شریعت کے نفاذ کو روک سکتی ہے۔ یہ چند ارباب حکومت خواہ وہ کتنے بھی اسلام سے نفور ہوں۔ ان کی کیا مجال ہے۔ کہ عذر تراشیاں کرنے کی جرأت کر سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والے جن مسلمان عوام کو اپنی پشت پناہ خیال کرتے ہیں۔ وہ ایک کھوکھلے ڈھانچے سے زیادہ نہیں ایک کھوکھلے ڈھانچے کی آواز میں کتنی طاقت ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجودیکہ مطالبہ کرنے والے بھی مسلمان ہیں۔ ارباب حکومت بھی مسلمان ہیں۔ اور ملک بھی خیر سے مسلمانوں سے آباد ہے لیکن حالت یہ ہے کہ اسلامی شریعت کے نفاذ کا سوال پیش ہوتا ہے۔ تو ارباب حکومت کہتے ہیں۔ ہمیں بتاؤ شریعت ہے کیا؟ یا کہتے ہیں کہ اسلامی نظام مرتب کر کے پیش کیوں نہیں کر دیتے اور مطالبہ کرنے والے کہتے ہیں یہ ہمارا کام نہیں یہ دستور ساز اسمبلی کا کام ہے کہ نظام اسلام مرتب کرے۔ اس کی وجہ وہی ہے۔ جو ہم نے اوپر بیان کی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم شریعت اسلامیہ کا صحیح مفہوم فراموش کر بیٹھے ہیں۔ ہم یہی سمجھے ہیں کہ شریعت اسلامیہ بھی انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کی طرح حکومتیں ہی نافذ کریں تو کریں مطالبہ کرنے والے اور ارباب حکومت اس مطالبہ پر اتنی ہی باہمی تفریق رکھتے ہیں۔

اسلام کو پیش آنے والے خطرات

تبلیغ کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی فوری ضرورت

آج مشرقی پنجاب کی سرزمین جس طرح مسلمانوں کے وجود سے خالی ہو گئی ہے۔ اسے دیکھ کر ہم میں سے ہر شخص کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں۔ اور یہ محسوس کر لینا چاہیئے۔ کہ در اصل اس ملک کے کسی خطے میں بھی مسلمان محفوظ نہیں ہیں

اس زمانہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی نازک و گراں بہا ذمہ واری اللہ تعالےٰ نے جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ کے افراد کو خاص طور پر اس سوال پر غور کرنا چاہیئے۔ کہ اسلام کو جو خطرات درپیش ہیں۔ اور جن کا ایک مظاہرہ مشرقی پنجاب میں ہو چکا ہے۔ اس کے پیش نظر ان کے کیا فرائض ہیں۔ اور انہیں آئندہ اسلام کو ان خطرات سے بچانے کے لئے کیا کرنا چاہیئے؟

اس سوال کے جواب کے کئی پہلو ہیں۔ اور حق یہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبات۔ مجالس۔ اور مضامین میں جو نصائح فرماتے رہتے ہیں۔ وہ سب اس سوال کے جواب پر مشتمل ہیں۔ لیکن اس وقت جس پہلو کی طرف بالخصوص توجہ دلانا مقصود ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت کو آنے والے خطرات سے محفوظ کرنے کے لئے یہ بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ ہم جلد سے جلد تبلیغ اسلام کے کام کو بیرونی ممالک میں وسیع سے وسیع تر کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ دنیا کے مختلف گوشوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام ایسی مضبوط بنیادوں پر استوار ہو جائے کہ خدانخواستہ اگر دشمنان اسلام کسی ملک میں سے اسلام کو کلیۃً نابود کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ تو بھی دیگر ممالک میں اسلام کا جھنڈا سربلند رہے۔ اور اسلام کی حقیقی تعلیم احمدیت کے خدام کے ذریعہ نہ صرف دنیا میں محفوظ رہے۔ بلکہ ہر لحظہ پھیلتی چلی جائے

یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی بالغ نظری اور دور اندیشی تھی۔ کہ حضور نے آج سے چودہ برس قبل آنے والے خطرات کو بھانپ لیا۔ اور تحریک جدید جاری فرما دی جس کی بدولت آج دنیا کے اکثر اہم ممالک میں کامیابی کے ساتھ احمدی مجاہدین تبلیغ میں مصروف ہیں۔ لیکن تبلیغ احمدیت کی موجودہ رفتار ہر گز ایسی نہیں۔ جس سے مطمئن ہوا جا سکے۔ اور جس کی بنا پر یہ سمجھا جا سکے۔ کہ ہم نے اپنی بساط کے متعلق دنیا میں اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو محفوظ کر لیا ہے۔ باوجود اس کے کہ دیگر مسلمانوں کے مقابلہ میں ہمارے بہت سے تبلیغی مشن یورپ اور ایشیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں۔ اور اسلام کے مجاہدین حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی راہ نمائی میں نہایت اخلاص کے ساتھ شب و روز تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں لیکن پھر بھی بہرحال یہ ایک حقیقت ہے۔ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ہمارے اکثر بیرونی مشن ابھی ابتدائی مراحل میں سے گزر رہے ہیں اور دنیا کی آبادی کا بیشتر حصہ اب اسلام اور احمدیت کی حقانیت سے روشناس نہیں ہے۔

ویسے تو شروع سے ہی تحریک جدید کو اسلام کی اشاعت اور تبلیغ کے ساتھ ایک خاص تعلق رہا ہے۔ لیکن مشرقی پنجاب اور دہلی میں مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ گزرا۔ اور ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہب ان کے کلچر اور تمدن کو جو خطرات درپیش ہیں۔ اسی طرح دنیا کے باقی حصوں میں بھی مثلاً فلسطین وغیرہ میں مسلمانوں کے خلاف جس طرح طاغوتی طاقتیں اکٹھی ہو گئی ہیں۔ ان کے پیش نظر اس تحریک کی ضرورت اور اہمیت بہت بڑھ جاتی ہے۔ درحقیقت ان خطرناک حالات کا حقیقی معنوں میں سدباب کرنے اور اسلام کی آئندہ ترقی و اشاعت کے عظیم الشان کام اللہ تعالےٰ نے احمدیت کے ساتھ وابستہ کر دیئے ہیں۔ اور احمدیت کے ذریعہ سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا انحصار زیادہ تر تحریک جدید پر ہی ہے۔ جس کی آمد کے ذریعہ سے دنیا کے بیشتر ممالک میں تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے۔

پس تحریک جدید کی ضرورت اور اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ہم جس قدر زیادہ چندہ تحریک جدید میں حصہ لیں گے۔ اور اس کے دیگر مطالبات پر عمل کریں گے۔ اسی قدر دنیا میں زیادہ وسیع اور موثر رنگ میں تبلیغ اسلام ہو سکے گی۔ اور اسی قدر اسلام اغیار کی ریشہ دوانیوں سے زیادہ محفوظ ہو سکے گا۔ اور دشمن اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام و نامراد رہے گا۔ جو احباب ابھی تک تحریک جدید میں حصہ نہیں لے رہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے اور غور کرنا چاہیئے۔ کہ ان کی اس غفلت سے کتنے ہولناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں؟ اگر تحریک جدید کا مالی فنڈ کمزور رہنے کی وجہ سے خدانخواستہ ایک طرف اسلام کی تبلیغ کا کام رک گیا۔ اور دوسری طرف دشمنان اسلام اپنے ارادوں میں کامیاب ہو گئے۔ تو خود اندازہ لگا لیجئے۔ کہ آپ کی تھوڑی سی غفلت کتنے خطرناک اور دور رس نتائج کی حامل ہو جاتی ہے۔ اگر دنیا کے پردے پر کوئی اور جماعت بھی ہوتی۔ جو اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام کر رہی ہوتی۔ تو پھر بھی کسی حد تک ہماری غفلت اور کوتاہی برداشت کی جا سکتی تھی۔ لیکن یہاں تو یہ حالت ہے۔ کہ دنیا کی اربوں ارب آبادی میں صرف ہماری ہی ایک قلیل التعداد اور کمزور جماعت ہے۔ جو یہ مقدس کام سرانجام دے رہی ہے۔ اگر ہم بھی غفلت سے کام لیں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے منشاء کے مطابق چندہ تحریک جدید میں حصہ نہ لیں۔ تو غور فرمایئے کہ اسلام کو کس قدر ضعف پہنچے گا؟ خاکسار خورشید احمد

نہ جانے کیا ہوا

غم میں فطرت کے نظاروں کو نہ جانے کیا ہوا
چاند کو سورج کو تاروں کو نہ جانے کیا ہوا

مست ساقی کے اشاروں کو نہ جانے کیا ہوا
چپ کھڑے ہیں بادہ خواروں کو نہ جانے کیا ہوا

پھیکی پھیکی سی فضا ہے اجڑا اجڑا سا چمن
بہکی بہکی ہیں بہاروں کو نہ جانے کیا ہوا

جن کے ذروں میں چمک تھی مہر عالمتاب کی
ان دمکتی رہگذاروں کو نہ جانے کیا ہوا

دوڑتی تھی جن سے شریانوں میں روح بیخودی
ان فسوں زا نغمہ زاروں کو نہ جانے کیا ہوا

چھوٹتی جاتی ہیں نبضیں ڈوبتا جاتا ہے دل
ٹوٹتے جاتے ہیں تاروں کو نہ جانے کیا ہوا

اب نہ ہیں آہیں نہ فریادیں نہ اشک سوزِ غم
بزم دل کے سوگواروں کو نہ جانے کیا ہوا

سستے داموں بک رہے ہیں کیوں غلامان حرم
ثاقبؔ ان قسمت کے ماروں کو نہ جانے کیا ہوا

ثاقب زیروی

قائدین ضلع اور احباب جماعت

ایک نہایت ضروری کام کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل احباب کو بعض اضلاع کی مجالس خدام الاحمدیہ کا قائد ۳۰ جون ۱۹۴۸ء تک کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ چونکہ ابھی کام مکمل نہیں ہوا۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل خدام ۳۱ جولائی ۱۹۴۸ء تک بطور قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع متعلقہ کام کریں گے۔ جملہ احباب جماعت اور قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ان سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گجرات۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم پلیڈر
" " " سیالکوٹ۔ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے
" " " لائل پور۔ مولوی دل محمد صاحب
نائب چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر
" " " شیخوپورہ۔ چوہدری انور حسین صاحب وکیل
" " " لاہور۔ " محمود احمد صاحب بی۔ اے
" " " گوجرانوالہ۔ پیر محمد شریف صاحب
" " " جہلم۔ مستری عبد الرحیم صاحب
نائب چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے
" " " سرگودہا۔ قریشی محمود الحسن صاحب
" " " راولپنڈی۔ عبد القیوم صاحب
" " " منٹگمری۔ چوہدری ظفر علی صاحب
" " " کوئٹہ۔ میاں بشیر احمد صاحب
" " " صوبہ سرحد۔ صوفی غلام محمد صاحب
" " " سندھ۔ میاں عبد الرحیم احمد صاحب

ہر احمدی کے ایمان کے امتحان کا موقعہ ہے کہ اگر وہ زیادہ قربانی نہیں کر سکتا۔ تو وصیت والی قربانی کر دے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

دُنیا کے کناروں تک

افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

احمدیہ مشن گولڈ کوسٹ کی ماہانہ تبلیغی رپورٹ ماہ شہادت ۱۳۳۰ ہش

(از مکرم بشارت احمد صاحب امروہی مبلغ افریقہ)

عرصہ زیر رپورٹ میں ملک کے طول و عرض میں نظام کے ماتحت مشن کی ہر سہ شاخوں کی زیر نگرانی تبلیغی فرائض انجام دیئے گئے افریقن مبلغین کے علاوہ ہندوستانی مبلغین اور دیگر ممبران جماعت علاوہ دیگر فرائض کے اس فریضہ کی انجام دہی میں کوشاں رہے۔

ہندوستانی مبلغین کام کی نگرانی کے علاوہ شہروں میں دورہ کر کے ملک کے ذی وجاہت ذی اثر طبقہ اور حکام تک پیغام حق پہنچاتے رہے۔

ملک میں مجموعی طور پر پینتیس ۳۵ مقامات کا دورہ کیا گیا۔ جہاں انفرادی تبلیغ کے علاوہ بعض جگہ پبلک لیکچر بھی دیئے گئے۔ اور بذریعہ لیکچر چار صد ساٹھ اصحاب تک پیغام حق پہنچایا گیا تبلیغ خاص میں پینتیس اصحاب سے ملاقات حاصل کی۔ سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ ایک جج صاحب نے جو اس ملک کی ممتاز شخصیت ہیں خندہ پیشانی سے استقبال کرتے ہوئے نہایت مسرت کا اظہار کیا۔ آپ ایک مدت سے اس مشن سے واقف ہیں اور دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسکولوں کے متعلق آپ نے خواہش کی کہ ٹریننگ اسکول کھولا جائے۔ جہاں آپ کے اپنے ٹیچر ٹرینڈ ہوں۔ اور پھر دنیاوی تعلیم کے علاوہ دینی تعلیم بھی ہمارے بچوں کو دیں۔ اس طرح ملک کو اسلام سے محبت پیدا ہوگی۔ اور سنجیدہ طبقہ تحقیقات کی طرف مائل ہوگا یہ نہایت عمدہ مشورہ ہے۔ خدا تعالےٰ ہمیں جلد توفیق دے کہ پیاسی روحوں کی تشنگی دور کرنے کی ہر سبیل ہی جاری کر سکیں تا اسلام کا بول بالا ہو اور حق آشکار۔ صداقت کے شیدائی اپنا مطلوب پالیں۔ چار صد تیئس ۴۲۳ میلوں کا بذریعہ لاری اور پیدل سفر کیا گیا۔ چونتیس ۳۴ اصحاب نے اسلام قبول کیا اور احمدیت کی پناہ لی۔ عام لٹریچر کی تقسیم کے علاوہ بعض تعلیم یافتہ اصحاب کو لٹریچر مطالعہ کے لئے بھی دیا گیا۔ طلب کرنے پر بذریعہ ڈاک بھی ارسال کیا گیا۔ خصوصیت سے نیو ورلڈ آرڈر۔ قرآن کریم مترجم انگریزی کی بڑی خواہش کی جاتی ہے۔ اکثر احباب دوران گفتگو میں لاچار ہو کر قرآن کریم کا مطالبہ کرتے ہیں کہ ہمیں قرآن کریم دیجئے تا ہم پر حق اچھی طرح کھل سکے۔

تربیتی اجلاس بھی مختلف مقامات مثلاً ...... میں منعقد کئے گئے۔ جماعت کی تربیت کے مختلف امور پر روشنی ڈالی گئی۔ سلسلہ تبلیغ کے وعدے لئے گئے مؤخر الذکر مقام پر ایک صاحب نے بیعت کی۔

مقامات کے دوروں میں وہاں کی جماعتوں میں درس قرآن کریم۔ احادیث مع تفسیر اور کلمات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز دیا جاتا رہا۔ اسلامی احکامات اور مسائل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ خطبات جمعہ عموماً خطبات حضور المصلح الموعود ایدہ اللہ سے پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

مشن کے اسکولوں میں دینی تعلیم دی جاتی ہے اور اسلامی قوانین کی پابندی کرائی جاتی ہے۔ ہر سیکشن کے مرکزوں میں باقاعدگی سے صبح شام مشنری انچارج درس دیتے ہیں۔ قرآن کریم احادیث اور کلمات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ میں وغیرہ وغیرہ۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ الحمد للہ

رپورٹ ماہ ہجرت ۱۳۳۰ ہش

ملک گولڈ کوسٹ کے طول و عرض میں تبلیغی مہم کو جاری رکھنے اور کامیاب بنانے کے لئے نظام کے ماتحت فرائض کو ادا کیا جاتا رہا۔ مشن کی برانچوں جن کے انچارجوں کے ماتحت افریقن لوکل مبلغین کام کرتے ہیں۔ حلقہ جات کی تقسیم کے مطابق ہر مبلغ اپنے اپنے علاقہ میں نہ صرف احمدی جماعتوں کا تربیتی دورہ کرتا رہا۔ بلکہ تبلیغ کے تیار کردہ پروگرام پر باقاعدگی سے عمل کرتا رہا۔ ہر حلقہ میں وقف ایام کی تحریک کے مطابق جماعتوں کے دوست تبلیغ میں حصہ لیتے رہے لیکچروں اور پبلک لیکچروں کے علاوہ ملاقات خاص بھی کی گئی۔ انفرادی تبلیغ بھی ہوتی رہی۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ فروخت بھی کیا گیا۔ لوگوں کو دار التبلیغ آنے کی دعوت بھی دی جاتی رہی۔ اس ماہ کے دوران میں بائیس مقامات کا دورہ کیا گیا۔ پندرہ پبلک لیکچر اس کے علاوہ تربیتی لیکچر جماعتوں میں دیئے گئے۔ تین صد دس اصحاب نے مختلف لیکچروں سے خط اٹھایا۔ دو صد تین اصحاب سے پرائیویٹ ملاقات کی۔ تین صد میلوں کا لاری کے ذریعہ سفر کیا۔ پیدل اس کے علاوہ ہے۔ جہاں لاری کا گزر نہیں چوالیس اصحاب نے حق قبول کر کے اسلام اپنے لئے دین اختیار کیا۔ اور آغوش احمدیت میں پناہ لی۔

بعض حق کے متلاشی نوجوانوں نے اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے خطوط لکھے۔ بعض نے کتب طلب کیں۔ ہر سوال کا صیغہ تبلیغ کی طرف سے محققانہ جواب دیا گیا۔ کتب بھجوائی گئیں۔ پمفلٹ اور ٹریکٹ پوسٹ کئے گئے۔ ایک کیتھولک پادری نے متعدد سوالات بھجوائے۔ جن کے بائیبل کی رو سے جواب دیئے گئے۔

کماسی شہر میں جہاں دور دور کے لوگ بغرض تجارت آتے ہیں۔ ملاقاتیں کی گئیں۔ کماسی کو اس ملک میں کانو (نائیجیریا) کی حیثیت حاصل ہے۔ ٹیونس۔ مراکو۔ الجیریا اور فرنچ علاقہ کے مسلم آتے ہیں۔ ان میں سے بعض سے تبادلہ خیالات بھی ہوا۔ جو اصحاب معززین ملاقات کے لئے آئے۔ انہیں برادران میں پیغام حق پہنچایا گیا۔ سلسلہ کے متعلق تحریک اور بانی سلسلہ کے متعلق تحریر آور بانی معلومات بہم پہنچائیں۔

تربیتی جلسہ جات مختلف حلقوں میں منعقد کئے گئے۔ جہاں ادعیاء کے علاوہ دلائل یاد کرائے گئے۔ درس قرآن کریم و احادیث کا التزام رہا۔ مختلف مسائل پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔

شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ جس میں حلقہ جات کے نمائندے شریک ہوئے۔ مجموعی سہ ماہی کام کی رپورٹیں پڑھی گئیں۔ مبلغین کرام کو ضروری ہدایات لکھوائی گئیں۔

مدارس میں طلباء و طالبات جہاں علوم دنیوی حاصل کرتے ہیں۔ علوم دینی سے بھی انہیں محظوظ کیا جاتا ہے۔ سورۃ قرآن کریم۔ ادعیاء زبانی یاد کرائی جاتی ہیں۔ لیکچروں کی مشق اور دلائل یاد کرائے جاتے ہیں

بڑی عمر اور ہائی کلاسز کے طلباء جمعہ پڑھانے کے لئے باہر بھیجے جاتے ہیں۔ ملک کے دور دراز علاقوں میں منعقد ہونے والے جلسوں میں ہیڈ کوارٹر سے نمائندے بھیجے جاتے ہیں۔

ننگل اور بھینی کے بوڑھے زمیندار توجہ کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور)

امیر جماعت احمدیہ قادیان نے لکھا ہے کہ اگر موضع ننگل باغباناں اور بھینی بانگر متصل قادیان کے بعض بوڑھے زمیندار قادیان آ جائیں تو ان کے متعلق یہ کوشش ہو سکتی ہے۔ کہ انہیں ان کی زمین واپس مل جائے۔ پس اگر ان دو گاؤں کے بعض عمر رسیدہ زمیندار قادیان جانے کے لئے تیار ہوں۔ تو وہ مجھے ذیل کے پتہ پر بذریعہ خط اطلاع دیں۔ تاکہ میں قادیان خط لکھ کر ان کے بارہ میں آخری فیصلہ کرا سکوں۔ صرف وہی لوگ درخواست دیں۔ جن کے نام پر کاغذات مال میں زمین درج ہو اور بہتر ہوگا کہ صرف ایسے زمیندار درخواست دیں۔ جن کا رقبہ قادیان کے رقبہ کے ساتھ ملتا ہو۔ کیونکہ دور کے رقبہ میں خطرہ ہو سکتا ہے فی الحال لاہور آنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اپنے حالات لکھ کر میرے نام بھجوا دیئے جائیں۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

قادیان میں جنازہ غائب

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے)

۱۸ جون کو مسجد اقصیٰ قادیان میں ان کے جنازہ ہائے غائب پڑھائے گئے۔

(۱) مولوی ناصر الدین عبد اللہ صاحب وید بھوشن کا دیر تیرہ سکنہ دار السعۃ قادیان جو قادیان سے باہر فوت ہوئے (۲) اہلیہ صاحبہ مولوی محمد شریف صاحب وبھائی مبلغین کلاس ۳ سکنہ کوٹلی۔ یہ وطن میں فوت ہوئے۔ (۳) والدہ صاحبہ عبد المطلب صاحب بنگالی درویش بنگال میں فوت ہوئے (۴) میر رفیق علی صاحب صدر جماعت میمن سنگھ (بنگال) (۵) بابو عبد الکریم صاحب امیر جماعت پونچھ اور ان کے اقارب بموجب پونچھ میں شہید کئے گئے۔ (۶) مستری محمد رمضان صاحب کشمیری کے والد صاحب (۷) مستری محمد احمد صاحب واقف زندگی راجگڑھ لاہور حال قادیان کے چچا زاد بھائی (۸) محمد یوسف صاحب درویش ناصر آباد کے ذیل کے اقارب جو تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور میں فسادیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ۱۔ حبیب احمد صاحب ۲۔ سلطان احمد صاحب ۳۔ برکت اللہ صاحب ۴۔ خاتون صاحبہ ۵۔ بھاگو صاحبہ ۶۔ سائرہ صاحبہ ۷۔ زینب صاحبہ ۸۔ محمد شفیع صاحب ۹۔ نذیر احمد صاحب ۱۰۔ ہاجرہ صاحبہ

زکوٰۃ ادا کرنے کے فوائد

ایک سچے مسلمان اور مومن کے لئے سب سے بڑی چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضاء اور خوشنودی حاصل ہو جائے۔ اس کی سچی محبت اور خدا تعالیٰ کے ساتھ قائم ہو جائے۔ اور مومن کی تمام قربانیاں اسی ایک مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہیں۔ اور یہ خواہش اس وقت تک پوری نہیں ہو سکتی۔ جب تک بدنی عبادت کے ساتھ ساتھ مالی قربانیوں میں بھی حصہ نہ لیا جائے۔ زکوٰۃ ایک مالی قربانی ہے۔ جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے۔

وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ زَكَاةٍ تُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

کہ زکوٰۃ کا دینا اللہ تعالیٰ کی رضاء اور اس کی خوشنودی کے لئے حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اور جو لوگ اسے ادا کرتے ہیں۔ ان کے مال کم نہیں ہوتے بلکہ بڑھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اُن کے مالوں میں برکت دیتا اور ان پر فضل کرتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جس طرح ایک دانہ سے سات بالیں پیدا ہوں اور ہر بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ تعالیٰ جس کے لئے چاہتا ہے بڑھاتا ہے اور بہت وسعت والا اور علم والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کا خرچ کرنا مال کو کم کرتا نہیں بلکہ بڑھاتا ہے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتا ہے پس مبارک ہے وہ جو ان فوائد حاصل کرے۔

(نظارت بیت المال)

بقایاداران کیلئے انتباہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ کو پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں نہ سلسلہ پر احسان ہے۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے۔ اور اس سودا کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جواب دہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے۔ وہ اس کے نام بقایا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جہنم میں بقایا ادا کر کے آؤ۔"

(نظارت بیت المال)

اعلان نکاح!

مورخہ ۲۵؍ ۴۸ بروز جمعہ بوقت چھ بجے شام میری ہمشیرہ عزیزہ سرورتا زینت پیر عبدالقدوس صاحب کا نکاح چوہدری مسعود اختر احمدی خلف چوہدری محمد اشرف صاحب ایس ڈی او ملتان کے ساتھ بعوض دس ہزار روپیہ ۱۰۰۰۰ روپیہ مہر پر مولانا جلال الدین شمس صاحب نے پڑھا۔ تمام جماعت سے التجا ہے دعا کریں کہ خدا یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت کرے آمین۔ خاکسار عبدالسلام تاج پی ایس سی کوٹھی نمبر ۷۹ پونچھ روڈ لاہور

تحریک جدید کی تبلیغی اہمیت

"تحریک جدید نے تبلیغ اسلام کے لئے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ مگر اب وہ کام اس قدر وسیع ہو چکا ہے کہ موجودہ چندے اس کے بوجھ کو نہیں اٹھا سکتے۔ مبارک ہے وہ سپاہی جو اپنی جان دینے کے لئے آگے بڑھتا ہے مگر بد قسمت ہے اُس کا وہ وطنی جو اس کے لئے گولہ بارود مہیا نہیں کرتا۔ گولہ بارود کے ساتھ ایک فوج دشمن کی صفوں کو تہ و بالا کر سکتی ہے مگر اس کے بغیر وہ ایک بکروں کی قطار ہے جسے قصائی یکے بعد دیگرے ذبح کرتا جائے گا۔" (از امیر المومنین ایدہ اللہ)

تحریک ستمبر!

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ستمبر ۱۹۴۷ء میں سلسلہ کی فوری اور اہم مالی ضروریات کے مدنظر احباب جماعت کو ارشاد فرمایا کہ:۔

"ان مصیبت کے ایام میں زیادہ سے زیادہ کماؤ کم سے کم خرچ کرو زیادہ سے زیادہ چندہ دو اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے اس سے زیادہ جتنی خدا تعالیٰ توفیق عطا فرمائے"

پھر حضور نے رعایت فرمادی۔ اور فرمایا کہ اچھا جو پچاس فی صدی آمد نہ دے سکے چالیس فی صدی دے۔ جو یہ بھی نہ دے سکیں۔ پینتیس فی صدی دیں جو یہ بھی نہ دے سکیں۔ جو یہ بھی نہ دے سکیں۔ تیس فی صدی دیں اگر یہ بھی نہ دے سکیں پچیس فی صدی

دن گذرے ہفتے گذرے مہینے گذرے لیکن جس رفتار سے حضور کی اس رعایت پر بھی مرکز میں وعدے آئے وہ ایسی تھی کہ حضور نے اس تحریک میں تخفیف فرمادی اور فرمایا۔

"اس تحریک کے شروع میں بھی روکیں پیدا ہوئیں۔ لیکن وہ روکیں آہستہ آہستہ دور ہو رہی ہیں۔ اور لوگوں میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن اس رفتار کو دیکھ کر میں ڈرتا ہوں کہ اس کے نتیجہ میں زیادہ تر جماعت ثواب سے محروم رہ جانے لگی۔ اس لئے غور کرنے پر میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فی صدی کے ساڑھے سولہ فی صدی اور بجائے ۵۰ فی صدی کے ۳۳ فی صدی حد رکھی جائے ان میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف سے عائد ہیں مثلاً تحریک جدید کا چندہ۔ جلسہ سالانہ کا چندہ۔ نئے مرکز کا انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہوگی کہ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا تھا اس سے یہ چندہ کم نہ ہو" حضور کے اس ارشاد کو بھی عرصہ گذر چکا ہے ہو سکتا ہے احباب جماعت حضور کی خدمت میں براہ راست اپنے وعدے بھیج چکے ہوں اور ڈاک کی ترسیل میں دیر کے سبب وہ ابھی تک دفتر بیت المال میں نہ آئے ہوں۔ لیکن اس مد میں جس رفتار سے اصل وصولی ہو رہی ہے اس سے نظارت بیت المال یہ اندازہ لگانے پر مجبور ہے کہ احباب جماعت نے ابھی تک جماعتی رنگ میں حصہ نہیں لیا۔

انبیاء کی جماعتوں پر امتحان کا زمانہ لمبا نہیں ہوتا ... جماعت کی اکثریت اپنے صوم اعمال سے اسے لمبا کر دے۔ اس لئے احباب بالخصوص عہدیداران کو چاہیئے کہ اس تحریک میں اپنی جماعت کے ہر شخص کو شامل کریں اور اُن کے وعدے ساتھ کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں براہ راست یا نظارت بیت المال کے توسط سے بھجوا دیں۔ اور پھر اس کے مطابق وصولی بھی فرمادیں۔

(نظارت بیت المال)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں:۔

(بقیہ صفحہ ۳)

کہ حکومت نے ہی جو کچھ کرنا ہے کرنا ہے۔ اس میں شریعت کا وہ پہلو جو عوام کی انفرادی زندگیوں سے تعلق رکھتا ہے اور جس کی موجودگی سے ہی اسلامی شریعت اسلامی شریعت کہلا سکتی ہے۔ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور پھر ہم آپس میں جھگڑتے ہیں۔ یہ جھگڑا اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا۔ جب تک پاکستان کے تمام یا اکثر مسلمان اسلامی قانون کے ظاہری اور باطنی دونوں پہلوؤں کو زیر نظر نہ رکھیں بلکہ جب تک شریعت کا اخلاقی پہلو جس پر اسلامی قانون کی بنیاد ہے۔ ہماری زندگیوں پر مستحکم نہ ہو جائے۔ حکومت کی طاقت ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اور جب تک ہماری روحوں میں ویسا ہی انقلاب رونما نہ ہو جیسا صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحوں میں ہوا تھا۔ یعنی جب تک حکم کی تصدیق کرنے سے پہلے شراب کا مٹکہ توڑ دینے کی قوت ہم میں پیدا نہ ہو جائے ہماری حکومت کے حکم کا اتنا ہی اثر ہوگا۔ جتنا کہ امریکہ میں ممانعت کا ہوا تھا۔ اور عیاذاً باللہ ڈر ہوگا کہ الٰہی شریعت بھی امریکہ کے قوانین کی طرح باعث ندامت نہ بن جائے

اس لئے ہمیں سمجھ لینا چاہیئے کہ پاکستان ہو یا کوئی اور اسلامی ملک جب تک ہم الٰہی شریعت کے نفاذ کے لئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل نہ کریں گے۔ ہم اُس کے نفاذ میں صحیح معنوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ

(سورہ صف)

فہرست عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک نئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے
(گذشتہ سے پیوستہ) ——— (ناظر اعلیٰ)

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
چک ۲۹۷ جھنگ برانچ	محاسب	چوہدری رحمت اللہ صاحب
	امین	چوہدری نور احمد صاحب
	سیکرٹری تبلیغ	چوہدری حسین بخش صاحب
	و امور عامہ	” ” ”
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری مہر دین صاحب
سرگودھا	سیکرٹری مال	مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی پنشنر
	” تبلیغ	ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب
روہڑی	صدر	میاں محمد یوسف صاحب کیمسٹ
	سیکرٹری تبلیغ	چوہدری عبد الحمید صاحب حنیف
	” تعلیم و تربیت	” ”
	” مال	میاں مشتاق عالم صاحب
لوہان تحصیل	پریزیڈنٹ	برکت علی صاحب
تارووال	سیکرٹری مال	علی محمد صاحب
ضلع سیالکوٹ	و محاسب	”
	سیکرٹری تبلیغ	مہر دین صاحب
ہیلاں	پریزیڈنٹ	حکیم محمد حسین صاحب
ضلع گجرات	سیکرٹری مال	مولوی احمد سعید صاحب
مانسہرہ	پریزیڈنٹ	پیر محمد زمان شاہ صاحب
	سیکرٹری مال	مولوی محمد عرفان صاحب
	” تبلیغ	حکیم عبد الواحد صاحب
	” تعلیم و تربیت	نعمت اللہ خان صاحب
	آڈیٹر	ماسٹر نور محمد صاحب
کوٹھیالہ	پریزیڈنٹ	چوہدری فضل دین صاحب
چاہ جیون سنگھ	سیکرٹری مال	منشی محمد ابراہیم صاحب
ملتان	” تبلیغ	عبد اللطیف صاحب
بھٹیاں بھلسر	پریزیڈنٹ	برکت علی خان صاحب نوری
گجرات	سیکرٹری مال	دیوان علی خان صاحب
	و زکوٰۃ	”
ناصر آباد اسٹیٹ	سیکرٹری مال	ماسٹر خورشید احمد صاحب
سندھ	و وصایا	”
	” تعلیم و تربیت	”
	” تبلیغ	مولوی فضل الٰہی صاحب
	” امور عامہ	” رحمت علی صاحب
مردان	سیکرٹری مال	میاں محمد حسین صاحب
بگٹ گنج	آڈیٹر	میاں غلام حسین صاحب ایس ڈی او
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی عبد الرحمن صاحب مولوی فاضل
	” وصایا	سید مبارک علی صاحب مہاجر
	” ضیافت	ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پنشنر
	” حفاظت مرکز	میاں شہاب الدین صاحب ایل ایل بی
	” تبلیغ	آدم خان صاحب [illegible] وکیل
	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	سعد اللہ جان صاحب وکیل

نام جماعت	عہدہ	نام عہدیداران
سندھ پراونشل انجمن احمدیہ	سیکرٹری تبلیغ و تصنیف	ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب
		”
	” تعلیم و تربیت	میاں عبد الرحیم احمد صاحب بی اے
	” مال	سید عبد الرزاق شاہ صاحب
	وصایا و زکوٰۃ	”
	” امور عامہ و خارجہ	چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی
نوادے ضلع سیالکوٹ	پریزیڈنٹ	چوہدری محمد طفیل صاحب
	سیکرٹری مال	محمد شریف صاحب
	امین	مولوی محمد عبد اللہ صاحب
ٹھلول	پریزیڈنٹ	ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے
	سیکرٹری تعلیم و تربیت	”
	” وصایا	”
	” تبلیغ	ڈاکٹر ایم بی کریم ڈنٹسٹ
	” امور عامہ	”
	” مال	خان عبد الرحیم خان صاحب
	آڈیٹر	ڈاکٹر عبد الکریم صاحب
ڈیرہ غازی خان	پریزیڈنٹ	ملک عزیز محمد صاحب وکیل
	جنرل سیکرٹری	ملک رسول بخش صاحب مہاجر
	سیکرٹری مال	محمد عثمان صاحب پنشنر
	” تبلیغ	مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل
	” تعلیم و تربیت	بابو رحمت علی صاحب مہاجر
	” وصایا	بھائی فضل حق صاحب مہاجر
	” ضیافت	ملک رسول بخش صاحب
	” امور عامہ	حسن خان صاحب مدرس
	آڈیٹر	منشی غلام رسول صاحب
مہر سکندرین ضلع سیالکوٹ	پریزیڈنٹ	مولوی غلام غوث صاحب
	سیکرٹری مال	عبد الغنی صاحب دوکاندار
	” تبلیغ	مستری محمد حسین صاحب
	” تعلیم	چوہدری بدر الدین صاحب
کوہ مری	پریزیڈنٹ	خان صاحب شیخ جلال الدین صاحب
	سیکرٹری مال	بابو اللہ بخش صاحب پوسٹماسٹر
کوٹ تارڑ ضلع گوجرانوالہ	پریزیڈنٹ	چوہدری محمد فیروز خان صاحب
	سیکرٹری مال	ماسٹر غلام رسول صاحب مہاجر
بھینی	سیکرٹری مال	ملک محمد عاشق صاحب
[illegible]	” تعلیم و تربیت	مولوی محمد عبد العزیز صاحب
	” تبلیغ	مستری محمد دین صاحب
	” امور عامہ	چوہدری سردار محمد صاحب
	” وصایا	مولوی عبد المجید صاحب
بمبئی	سیکرٹری تبلیغ	عبد الرزاق صاحب مالاباری
ڈھاکہ	پریزیڈنٹ	ایم محمد عبد الحفیظ صاحب
سیدوالہ	سیکرٹری تبلیغ	حکیم احمد الدین صاحب

(باقی آئندہ)

درخواستہائے دُعا

۱۔ مکرم محمود احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور آج کل بی۔اے ایل ایل۔بی کا امتحان دے رہے ہیں بزرگان سلسلہ اور دیگر تمام احباب سے مودبانہ التماس ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے (ثاقب زیروی)

۲۔ عزیزہ میاں بشیر الدین طاہر اس سال امتحان بی ایس۔سی میں شریک ہوا ہے تحریری امتحان ہو چکا ہے اور عملی (پریکٹیکل) کا ۳۰ جون اور یکم اور ۲ جولائی کو ہونے والا ہے اس کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے

۳۔ میرے والد محترم حافظ محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر ڈی۔بی سکول بھیکی ضلع شیخوپورہ کچھ عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً دعا کے لئے درخواست ہے (عنایت اللہ الشیو برانچ سیکرٹریٹ لاہور)

۴۔ سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ کراچی میں بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کلی کے واسطے احباب دعا فرمادیں۔ (سید غلام حسین وٹرنیری آفیسر ریاست بھوپال)

۵۔ میری اہلیہ کے شکم پر رسولی ہے۔ صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(خاکسار حکیم محمد قاسم لالہ موسیٰ)

۶۔ میرے والد مکرم چوہدری کریم بخش صاحب عرصہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔ اُن کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے (خیر الدین پورن نگر سیالکوٹ)

۷۔ اہلیہ صاحبہ حافظ محمد عبد اللہ صاحب ٹیچر ڈی۔بی ٹڈل سکول بھیکی کئی روز سے سخت بیمار ہیں تمام بزرگان سلسلہ حقہ احمدیہ کی خدمت میں استدعا ہے۔ کہ اُن کی کامل صحت کے لئے اور دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا فرمادیں (عبد الواحد احمدی سکرٹری مال جماعت دھرم پورہ ۔ لاہور)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

امسال ۳۰ جون یکم جولائی۔ بروز ہفتہ و اتوار بمقام شاہ مسکین منعقد ہوگا۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور دیگر معزز علماء سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے بیش قیمت خیالات سے مستفید فرمائیں گے۔ اردگرد کی جماعتوں خصوصاً لاہور اور ضلع شیخوپورہ سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوکر عند اللہ ماجور ہوں قیام و طعام کا بندوبست بذمہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین ہوگا
(خاکسار سید ولایت شاہ امیر جماعت احمدیہ شاہ مسکین)

خدا آج افضال بار نگار ہو اور اسوقت تک ہم ہیں سے ہر قبیلہ مشکر سوسائٹی

مشرقی پنجاب کے ارکان اسمبلی مہاجرین کو ضلعوار بسانے کے متعلق سکیم پیش کریں گے

سکریٹریٹ کے باہر چار پانچ ہزار مہاجرین کا مظاہرہ

لاہور ۳۰ جون مہاجرین کے مسائل کا حل سوچنے کے لئے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ کی صدارت میں مشرقی پنجاب کے ممبران اسمبلی کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس کے آخر میں متفقہ طور پر قرار پایا۔ کہ مشرقی پنجاب کے ایم۔ ایل۔ اے اپنی طرف سے مہاجرین کو ضلعوار بسانے کے متعلق مفصل سکیم تیار کر کے پیش کریں۔ کانفرنس میں آنریبل وزیر خزانہ میاں محمد نور اللہ اور آنریبل وزیر مال میجر مبارک علی شاہ کے علاوہ مشرقی پنجاب کے ۱۵ ارکان اسمبلی نے شرکت کی۔

موضوع بحث ضلعوار بحالیات ہی تھا جس پر سب سے پہلی تقریر کرنال کے ایم ایل اے ڈاکٹر خورشید علی خان نے کی اور اسبارے میں اپنا تازہ بیان پڑھ کر سنایا۔ حکومت نے پہلے جواباً اپنے عندیے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں مہاجرین سے کامل ہمدردی ہے۔ لیکن افسوس کہ جب تک جائدادوں اور اراضی کے متعلق کوئی بین الملکتی معاہدہ نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اس تجویز کو بطریق احسن انجام دینا مشکل ہو گا

مشرقی پنجاب کے ممبروں نے حکومت کی ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا محض ہمدردی ہمارے دکھوں کی دوا نہیں بن سکتی۔ باقی رہا جائدادوں اور اراضی کے متعلق بین الملکتی معاہدہ۔ اسکے لئے کا عقدہ معطل بن جائیگا۔ القصہ اس پر شدید نکتہ چینی کی گئی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب وزیر مال کے کمرے میں ابھی یہ بحث ہو رہی تھی کہ سکریٹریٹ کے باہر ہزاروں مہاجرین نے ہمیں ضلعوار بساؤ۔ ہماری برادریاں نہ کاٹو کے نعرے لگاتے ہوئے سکریٹریٹ کے اندر گھس آنے کی کوشش کی۔ پولیس نے مظاہرین پر بمشکل قابو پایا جبکہ خان ممدوٹ نے راؤ خورشید علی خاں کو ان کی تجویز سے کامل تائید کا یقین دلاتے ہوئے استدعا کی کہ وہ مظاہرین کو رام کریں۔ راؤ صاحب باہر آئے اور مظاہرین کو سمجھا بجھا کر لوٹا دیا متواتر دو گھنٹے کی بحث و تمحیص کے بعد بالآخر یہ قرار پایا کہ مشرقی پنجاب کے ایم ایل اے خود اس سلسلے میں ایک مفصل سکیم تیار کر کے پیش کریں۔ حکومت اس کے مطابق عمل کرے گی۔

مشرقی پنجاب کے ارکان اسمبلی کا ایک وفد آج شام کے چھ بجے مغربی پنجاب کے وزیر اعظم خان آف ممدوٹ سے مل کر اس سکیم کے سلسلے میں تفصیلی گفت گو کریگا۔

(نامہ نگار خصوصی)

مسئلہ حیدر آباد کو اقوام متحدہ میں پیش کر دیا جائے

جمعیتہ شبان المسلمین کا شاہ فاروق سے مطالبہ

قاہرہ:۔ صدر جمعیتہ شبان المسلمین مصر نے ایک ملاقات میں کہا کہ نوجوانان مصر حیدر آباد دکن کی آزادی کی حمایت کے لئے اہل حیدر آباد کی ہر طرح مدد کرنے کو تیار ہیں۔ آپ نے کہا کہ حیدر آباد ہم کو بے حد عزیز ہے۔ فلسطین کی مقدس سرزمین کی طرح ہمارا ہر نوجوان حیدر آباد کی حفاظت کریگا علامہ سمادی سعلان نے نمائندہ مذکور کو یہ بھی بتلایا کہ جمعیتہ شبان المسلمین کی جانب سے جلالۃ الملک شاہ فاروق کی خدمت میں ایک یادداشت پیش کی جانیوالی ہے۔ جس میں حکومت ہند کا اہل حیدر آباد کے ساتھ ناروا سلوک اور معاشی ناکہ بندی سے متعلق تفصیلات پیش کی جائیں آپ نے مزید واضح کیا کہ وہ اس یادداشت میں شاہ فاروق سے استدعا کریں گے۔ کہ وہ حکومت مصر کے نمائندہ مجلس اقوام متحدہ کے ذریعہ جلد از جلد حیدر آباد کے مقدمہ کو صیانتی کونسل میں پیش کروا دیں۔

مسٹر چرچل کے بیان پر

سردار پٹیل کی نکتہ چینی

نئی دہلی ۲۹ جون ایک بیان میں مسٹر چرچل کی دارالعوام میں مسئلہ حیدر آباد کے متعلق حالیہ تقریر پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے حکومت برطانیہ کو مشورہ دیا ہے کہ اگر وہ ہندوستان سے دوستانہ تعلق قائم رکھنا چاہتی ہے۔ تو برطانوی سیاستدانوں اور دوسرے لوگوں کو ہندوستان کا ذکر خوش آئند الفاظ اور دوستانہ رنگ میں کرنا چاہیے۔

اتحادی ثالث کی تجاویز مصالحت پر عدم اطمینان کا اظہار

لندن ۳۰ جون۔ پانچ عرب ریاستوں عراق۔ مصر۔ شام۔ لبنان۔ اور شرق اردن کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں جو آج قاہرہ میں منعقد ہوئی۔ اقوام متحدہ کے ثالث کاونٹ برناڈوٹ کی تجاویز امن پر غور کیا گیا۔ کانفرنس میں عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اراکین بھی شریک ہوئے کاونٹ برناڈوٹ کے صدر مقام (اس اثناء میں) روڈز سے قاہرہ آنے والے عرب مشیروں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ عربوں نے تجاویز امن کو پسند نہیں کیا۔ چنانچہ کل رات بھی عرب لیگ سے قریبی حلقوں میں کہا جا رہا تھا۔ کہ اگر ثالث برناڈوٹ نے اسرائیلی ریاست کے تسلیم کئے جانے کے سوال کو اٹھایا تو فلسطین میں امن بحال نہیں ہو گا۔

ہندوستانی فوج کے ڈیڑھ سو سپاہی تہ تیغ کر دئے گئے

جنرل طارق کا پیغام مسرت

ترارکھیل ۳۰ جون۔ کل مجاہدین نے پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج کو جو شکست فاش دی تھی۔ اس پر اظہار مسرت کرتے ہوئے آزاد فوجوں کے کمانڈر جنرل طارق نے کہا ہے کہ مجاہدین نے یہاں دشمن پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے جو اسے کافی عرصہ تک یاد رہے گی۔ آج پونچھ کے محاذ پر مجاہدین کو مزید کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ انہوں نے ہندوستانی فوج کے ڈیڑھ سو سپاہی ہلاک کر دئے اور دشمن کا بے پناہ اسلحہ ان کے ہاتھ آیا۔ پونچھ کے جنوب مغرب میں دشمن کے حملے روک دئے گئے۔ وادی لداخ میں جنگ کے شعلے پھر بھڑک اٹھے۔

اغوا شدہ مسلمان لڑکیوں کو سنگاپور اور ملایا بھیجا جا رہا ہے؟

کراچی ۲۹ جون۔ پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خاں نے کل ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ مہاجرین کا مسئلہ پچاس فیصدی سے زیادہ حل ہو چکا ہے اور امید ہے کہ سال رواں میں بقیہ مہاجرین کو آسانی سے بسایا جا سکے گا۔ راجہ غضنفر علی خاں نے مزید بتایا مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ مسلمان اغوا شدہ لڑکیاں تمام ہندوستان میں ادھر ادھر کر دی گئیں ہیں بلکہ بعض ذمہ وار لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ لڑکیاں ملایا اور سنگاپور بھی بھیجی جا رہی ہیں۔ مسلم مہاجرین کی ہندوستان میں واپسی کا تذکرہ کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر مہاجرین راجہ غضنفر علی خاں نے مزید بتایا کہ اول تو پہلے ہی بہت کم لوگ پاکستان سے ہندوستان واپس ہوئے ہیں اور یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ اب بھی مسلمان ہندوستان واپس جا رہے ہیں۔

ریاض میں شاہ عبداللہ کا خیر مقدم

لندن ۳۰ جون۔ شاہ عبداللہ کی سلطان ابن سعود سے ملاقات کے بارے میں ایک بحری تار الریاض سے سعودی عربی سفارت خانہ میں موصول ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ جب شاہ عبداللہ فضائی اڈے پر پہنچے تو ولیعہد امیر سعود نے سلطان ابن سعود کی طرف سے ان کا استقبال کیا۔ ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد شاہ عبداللہ اور سلطان ابن سعود میں خوش آمدید اور تشکر کے تاروں کا مبادلہ ہوا۔

۸ اجولائی ۱۹۴۷ء کے بعد ترقی پانیوالے افسر

کراچی ۳۰ جون۔ حکومت پاکستان کی وزارت مالیات کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے عارضی طور پر فیصلہ کیا ہے کہ ان افسروں کی تنخواہ جن کو ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء کے بعد ترقی دی گئی یا جن کو مستقبل میں ترقی دی جائے گی۔ ان کی اصلی تنخواہ میں صرف تین فیصدی اضافہ جو ان کی ترقی یافتہ آسامی کی تنخواہ پر مبنی ہو گی۔

خان آف ممدوٹ اوکاڑہ میں

اوکاڑہ ۳۰ جون۔ مغربی پنجاب کے وزیر اعظم افتخار حسین خان ممدوٹ نے آج ملع ساہیوال کاٹن ٹریڈنگ کا ملاحظہ فرمایا اور وہ کام کی باقاعدہ رفتار دیکھ کر بہت خوش ہوئے

کشمیر ریلیف فنڈ کے لئے

صوبائی وزراء کی کوششیں

لاہور ۳۰ جون آنریبل شیخ کرامت علی نے ضلع شیخوپورہ کے دورہ میں ایک لاکھ روپے سے زیادہ رقم اور ۵ ہزار من گیہوں کشمیر ریلیف فنڈ کیلئے جمع کئے میاں نور اللہ نے ضلع لائلپور سے ایک لاکھ ستر ہزار روپے جمع کئے

فلسطین میں برطانوی فوج کا آخری دستہ

حیفہ ۳۰ جون معلوم ہوا ہے کہ فلسطین میں برطانوی فوج کا آخری دستہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر فلسطین سے روانہ ہو جائے گا۔